ملفوظاتِ اقبال

مع

حواشی و تعلیقات

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی

ملفوظاتِ اقبال

مع

حواشی و تعلیقات

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

نیشنل کمیٹی برائے صد سالہ تقریبات ولادت علامہ محمد اقبالؒ

اقبال اکادمی پاکستان

۹۰۔ بی۔ ۲۔ گلبرگ ۳ ○ لاہور

ناشر : ڈاکٹر محمد معزالدین
ڈائرکٹر ، اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور

طابع : سید اظہارالحسن رضوی

مطبع : مطبعِ عالیہ ، ۱۲۰ ٹمپل روڈ ، لاہور

اشاعت : اول ۱۹۷۷ء

تعداد : گیارہ سو

ارشاد خداوندی ہے ، قد افلح من زکّٰھا ، جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کرلیا ، اس پر اس علم کے دروازے کھول دے جاتے ہیں - میں نے کہا تزکیہؑ نفس کا طریق کیا ہے؟ اس پر آپؒ نے صوفیہ کے بعض مشاغل کی طرف اشارہ کر دیا -

اس مقام پر مجھے یاد آگیا ، میں نے کسی صحبت میں پوچھا : صوفیہ کے اذکارِ مخصوصہ اور مصطلحات و مدارج (غوث ، قطب ، ابدال وغیرہ) کا تعلق نفسِ اسلام سے کیا ہے؟ صحابہ میں مومن ، صالح ، شہید ، صدیق وغیرہ الفاظ تو ملتے ہیں ، لیکن ان الفاظ کا اشارہ تک نہیں پایا جاتا؟ آپ نے فرمایا : واقعی جناب رسالت مآب ؐ اور صحابہؓ کرامؓ کے زمانے میں نہ یہ اصطلاحات تھیں اور نہ اس قسم کے اذکار و اوراد - اسلامی تصوف مجوس ، ہنود اور نصاریٰ کے تعلقات سے کافی حد تک متاثر ہوا ہے -

اسی ۱۲ اپریل کی ملاقات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت اور رفعِ سماوی کا ذکر ہوا ، تو فرمایا "یہ" دو

---

* علامہ نے اپنے بعض اشعار و خطوط میں بھی جو میرے نام ہیں ، اس طرف اشارہ کیا ہے ، مثلاً :

میناز دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
اب انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے

اور—

ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار
وہی مہدی وہی آخر زمانی

مرزا بیدل نے بہت پہلے لکھ دیا ہے :

عالم کہ بوضعِ خودسری مسرور است
در شیوۂ غفلتِ حسی مجبور است
بازآمدنِ مسیح و مہدی اینجا
از تجربۂ مزاجِ اعیان دور است

چیزیں نو مسلم عیسائیوں کی بدولت اسلامی عقائد میں داخل ہوگئیں ۔ میں نے پوچھا : اسلام بتمامہ قرآن میں محصور ہے یا نہیں؟ فرمایا : ''مفصل کہو''! میں نے کہا : خارج از قرآن ذخیرۂ احادیث و روایات اور کتب فقہ وغیرہ کو شامل کر کے اسلام مکمل ہوتا ہے یا صرف قرآن اس باب میں کفایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا : یہ چیزیں تاریخ و معاملات پر مشتمل ہیں ، ان کی بھی ضرورت ہے ۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کن ضروریات کے ماتحت وضع کی گئیں ، لیکن نفسِ اسلام قرآن مجید میں بکمال و تمام آ چکا ہے ۔ خدا تعالٰی کا منشا دریافت کرنے کے لیے ہمیں قرآن سے باہر جانے کی ضرورت نہیں ۔

پھر میں نے پوچھا : مولانا روم کے شعر ذیل کی شرح کیا ہے ؟

دفترِ صوفی کتاب و حرف نیست
جز دلِ اسپید ہمچو برف نیست

اُس وقت علی بخش کو بلا کر ایک کتاب منگوائی ، جس پر غالباً یہ شعر اور اس کے ماقبل و مابعد کے اشعار لکھ کر انگریزی زبان میں اُن کی شرح اپنے قلم سے لکھ رکھی تھی ۔ مجھے اُس کا ترجمہ کر کے سمجھا دیا ۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ''عالم قلم پر چلتا ہے اور صوفی قدم پر ۔''

پھر مولوی کا یہ شعر پڑھا :

زادِ دانشمند آثارِ قلم[۱]
زادِ صوفی چیست انوارِ قدم

یہ شعر پڑھ کر بہت روئے ۔ اس کے بعد پھر مولوی کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ صوفی ہرن کے قدموں کے نشان

کے بعد تنہائی نصیب ہوئی ۔۔۔ میں نے پوچھا : مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی؟" کس کے متبع ہیں ؟ فرمایا : مرزا سے پہلے کوئی شخص اس رنگ میں لکھنے والا نظر نہیں آتا ۔ وہ اپنی طرز کے آپ ہی موجد و مبدع اور خالق و صانع ہیں ۔ اُن کے بعد بھی کوئی اس طرز میں کامیابی حاصل نہیں کر سکا ۔

اس کے بعد کئی باتیں ہوئیں ، جو خاص طور پر قابل ذکر نہیں ۔ پھر حکیم طالب علی صاحب کے سوال پر مسیح علیہ السلام کی معجزات سے بھری ہوئی زندگی ، ولادت اور وفات سے متعلق فرمایا کہ نو مسلم عیسائیوں نے اپنے غیر معقول اور خرافیاتی عقاید مسلمانوں میں شائع کر دیے ۔ سادہ لوح مسلمانوں نے ان کو اجزائے اسلام سمجھ کر سر آنکھوں پر اُٹھایا اور ابتدائی مصنفین نے روایتاً اپنی کتب میں نقل کر دیا ۔ اس کے علاوہ ایک صحبت میں آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ بزرگوں کی آمد ثانی کا عقیدہ تمام مذہبی گروہوں میں پایا جاتا ہے ۔ یہ صرف مسلمانوں سے مختص نہیں ۔ اس میں یہ مصلحت رکھی گئی ہے کہ جب کوئی مصلح و مجدد کھڑا ہو ، وہ لوگوں کے اس انتظار و اعتقاد سے فائدہ اُٹھا کر ان کو ایک مرکز پر لا سکے ۔ مسلمانوں کے مسیح و مہدی کی آمد بھی اسی قبیل سے ہے ، ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن اس بارے میں قطعاً خاموش ہے"۔ ایک اور بزرگ نے بھی ایک دفعہ اپنا یہی خیال ظاہر کیا تھا جس پر عوام پنجے جھاڑ کر اُن کے پیچھے پڑگئے ۔ آخر اُن کو اپنے الفاظ کی نہایت نازیبا تاویل کرکے جہال کی زبانیں بند کرنا پڑیں ۔ علامہ کے شعر میں اسی طرف اشارہ سمجھا گیا ہے :

کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو